سوال

(550) بالوں کی پیوند کاری

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل جدید سرجری کے ذریعے نئے بال اُگائے جاتے ہیں جن کو قدرتی بالوں کا نام دیا جاتا ہے، کیا شرعی طور پر ایسا کرنا جائز ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کچھ علماء سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بالوں کی پیوند کاری کی دو اقسام ہیں: ایک تو یہ ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملانا اس کی شرعاً اجازت نہیں کیونکہ اس میں ملمع سازی اور دھوکہ دہی ہے، نیز اس میں اللہ کی تخلیق کو بدلنے کا شائبہ ہے، جو ایک شیطانی حرکت ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی جو اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑیں اور جڑوائیں۔ [1]

وِگ کا استعمال بھی اسی وعید کی زد میں آتا ہے جیسا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا تھا۔ [2]

دوسری پیوند کاری کی قسم یہ ہے کہ جدید طب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی آدمی کو اس کے اپنے ہی بال لگائے جاتے ہیں جو کانوں کے درمیان سے یا سر کی پچھلی جانب سے لئے جاتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق جڑوں سمیت پٹی نکال لی جاتی ہے پھر ان بالوں کو ایک ایک بال کیا جاتا ہے پھر ان کو پہلے سے بنائے ہوئے انتہائی باریک سوراخوں میں لگا دیا جاتا ہے۔ پھر ان سوراخوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ بال لگانے کے بعد تقریباً تین ہفتوں کی مدت میں وہ لگائے گئے بال گر جاتے ہیں پھر جب ان جڑوں کو سر سے خون کے ذریعے غذا ملنا شروع ہوتی ہے تو وہ تین سے چھ ماہ میں دوبارہ اُگ آتے ہیں جو عام بالوں کی طرح بڑھتے رہتے ہیں۔ یہ ایک جدید طریقہ علاج ہے جس میں گنجے انسان کے اپنے بال جدید سرجری کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جس طرح جسم کے ایک حصے کا گوشت نکال کر دوسرے حصے کو بھرا جاتا ہے جو کسی حادثہ کی وجہ سے ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح بالوں کو بھی دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ حدیث میں اس گنجے انسان کا بھی ذکر ملتا ہے جس کے سر پر فرشتے نے ہاتھ پھیرا تھا تو اس کے خوبصورت بال معجزاتی طور پر اُگ آئے تھے۔ [3]

فرشتے نے یہ کام اس کی خواہش کے پیش نظر کیا تھا، اگر ایسا کرنا ناجائز ہوتا تو فرشتہ یہ کام نہ کرتا۔ کچھ اہل علم اس طریقہ علاج کو ناجائز کہتے ہیں، ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں جسم کو گودنے اور گدوانے پر لعنت کی گئی ہے۔[4]

اس حدیث کے پیش نظر ان حضرات نے نئے بال اُگانے سے منع کیا ہے، لیکن حدیث سے اس طرح کی ممانعت کشید کرنا محل نظر ہے۔ بہر حال احادیث کی رو سے دوسرے شخص یا عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ ملانے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح مصنوعی یا اصلی بالوں سے تیار کردہ وِگ بھی اس وعید کی زد میں آتی ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے، اس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے جدید تحقیق سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور گنجے سر میں نئے بال اُگانے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1]ابوداود، الرجل: ۴۱۶۸۔

[2] صحیح بخاری، احادیث الانبیاء: ۳۴۶۸۔

[3] صحیح بخاری، احادیث الانبیاء: ۳۲۶۴۔

[4] صحیح بخاری، اللباس: ۵۹۶۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:475

محدث فتویٰ